بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۱۷۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۲۹۔ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۱۷۔ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ کو سندھ بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

نہایت اہم امور کے متعلق ارشادات

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر

(۳)

(۱۰) جنگ کے متعلق کچھ

اس کے بعد میں جنگ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ یہ جنگ نہایت خطرناک ہے۔ اور ہماری تبلیغ پر بھی اس کا خطرناک اثر پڑنے والا ہے۔ جنگ سے پہلے ہمارے مبلغ آزادانہ طور پر ہر جگہ آ جا سکتے تھے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ انگلستان۔ جاپان چین۔ جاوا۔ سماٹرا۔ مصر۔ گولڈ کوسٹ۔ سیرالیون۔ غرضکہ ہر ملک میں جانے کی آزادی تھی اور وہ بلا روک ٹوک ہر ملک میں آ جا سکتے تھے۔ مگر جنگ کا پہلا اثر تو یہ ہوا کہ اب

مبلغین کی آمد و رفت میں روکاوٹ

پیدا ہو گئی ہے۔ اول تو پاسپورٹ ہی نہیں ملتا۔ پھر جہاز نہیں ملتے۔ بلکہ خطرناک حالات کی وجہ سے ہمیں بعض جگہوں سے اپنے پہلے مبلغ بھی ہٹانے پڑے ہیں۔ چین کی حکومت نے تو ہمارے مبلغ کو نکال ہی دیا تھا۔ جاپان سے بھی واپس بلانا پڑا۔ مولوی محمد دین صاحب کو بھی واپس آنا پڑا۔ اٹلی کے مبلغ کو گو ہم تو خارج کر چکے تھے۔ مگر وہ ابھی واپس نہ آیا تھا۔ کہ اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا اور اب وہ وہاں قید ہے۔ مولوی عبد الغفور صاحب۔ اور محمد اسحاق صاحب کو بھی واپس آنا پڑا۔ باقی جو ممالک ہیں۔ ان میں اپنے مبلغین کو ہم کوئی مدد نہیں بھیج سکتے۔ اور ایک تبلیغی جماعت کے لئے یہ صورت جس قدر خطرناک ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو

پورے جوش اور درد سے دعاء

کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جنگ کو جلد بند کرے۔ تا ہمارے لئے تبلیغ کے رستے کھل جائیں۔

اس وقت جو مبلغ باہر موجود ہیں۔ ان کی طرف سے خطوط بھی بہت دیر میں مل سکتے ہیں۔ چار چار۔ پانچ پانچ ماہ بعد خط ملتا ہے۔ اور ہوائی ڈاک کے خطوط بعض اوقات دو دو ماہ بعد ملتے ہیں۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ہوائی ڈاک میں خط بھیجا۔ جو دو ماہ بعد مجھے ملا۔ دوسری ڈاک کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو بعض اوقات چھ چھ

سات سات ماہ بعد

ملتے ہیں۔ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر خدا نخواستہ ان میں کسی پر کوئی مصیبت آئے۔ تو نہ ہم کو ان کی خبر مل سکتی ہے۔ اور نہ انہیں ہماری پھر یہ بھی کوئی کم نقصان نہیں۔ کہ

قرآن کریم کا ترجمہ

جو مکمل ہو چکا ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے اب ہم اسے چھپوا نہیں سکتے۔ البتہ فائدہ کا ایک پہلو یہ مجھے نظر آتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ موقعہ دے۔ اور رستہ مل جائے۔ تو میرا ارادہ ہے۔ کہ شمس صاحب کو اس کی ایک کاپی بھیجدوں۔ اس وقت مختلف ممالک سے بھاگے ہوئے ہزاروں لوگ لنڈن میں پناہ گزین ہیں۔ اور ان میں بعض بڑے بڑے قابل لوگ بھی ہیں۔ شاعر ہیں۔ ادیب ہیں ایڈیٹر ہیں۔ اور وہ تھوڑے تھوڑے گزارے لے کر بعض چھوٹے چھوٹے کام بھی بسر اوقات کے لئے کر رہے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو ان ایام میں یورپ کی مختلف زبانوں مثلاً جرمنی۔ فرانسیسی اطالوی وغیرہ میں بھی ترجمہ کرا لیا جائے۔ تو

جنگ کے اختتام پر

چھپ سکتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت میں روک پیدا ہو جانا کتنا بڑا نقصان ہے۔ جو شخص اس کام کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔ وہ بخوبی اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ خود مجھ پر یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ اور سخت گراں گزر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے ایک سکیم بنائی تھی۔ اور سالہا سال کی محنت کے بعد یہ کام ختم ہوا۔ اور اب اگر میں (خدانخواستہ) مر جاؤں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ جس عمارت کی بنیاد میں نے رکھی۔ اور اس کی دیواریں کھڑی کیں۔ اسے چھت تک نہ پہونچا سکا۔

دوسری بات اس سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ یہ

جنگ اب ہندوستان کے کناروں تک

آ گئی ہے۔ پہلے تو جرمن مشرق کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ تو روس میں رُک گئے۔ مگر ادھر سے جاپان نے جنگ شروع کر دی ہے۔ رنگون پر بمباری ہو چکی ہے۔ اور وہاں سے چند سو میل کے فاصلہ پر ہی ہندوستان ہے۔ اور جاپانی اب بھی اگر چاہیں۔ تو ہندوستان کے شہروں پر بمباری کر سکتے ہیں۔ اور آج کل کی بمباری بھی نہایت خطرناک ہے۔ ہمارے بعض دوستوں نے ملایا میں بمباری دیکھی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ بمباری کیا ہے گویا ایک

جہنم کا دروازہ کھل گیا

ہے۔ امریکہ کتنی بڑی طاقت تھی۔ مگر جاپان نے یکدم حملہ کر کے اس کے بیڑے کو سخت نقصان پہونچا دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو طاقت امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتوں کو اس طرح نقصان پہونچا سکتی ہے۔ اس کا مقابلہ ہندوستانی کیا کر سکتے ہیں۔ اب لڑائی اتنی قریب آ گئی ہے۔ کہ پانچ چھ دن میں موٹروں۔ اور ٹینکوں کی لڑائی کلکتہ میں پہونچ سکتی ہے۔

ہندوستان کی آبادی

بے شک بڑی ہے۔ اور بعض کانگرسی یہ کہا کرتے ہیں

کہ اگر تمام ہندوستانی پیشاب کریں تو انگریز اس میں بہ جائیں۔ مگر یہ سب باتیں ہیں مقابلہ صرف وہ قوم کر سکتی ہے۔ جو ہتھیار رکھتی اور انہیں چلانا جانتی ہو۔ اور دلیر اور بہادر بھی ہو۔ جس قوم اور ملک کی آبادی کا کثیر حصہ بزدل۔ غیر مسلح اور بے ہنر ہو چکا ہو۔ وہ کیا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ہندوستان میں بہت تھوڑی قومیں ہیں جو لڑ سکتی ہیں۔ پنجاب صوبہ سرحد اور یوپی کی بعض قومیں ہیں جو لڑ سکتی ہیں۔ باقی بہار۔ بنگال اور یوپی کی باقی قومیں اور سی پی وغیرہ کے لوگ تو سب کشمیری ٹائپ کے ہیں۔ اور لڑائی کے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں فوجی ملکہ نہیں رہا۔ اور

قوموں میں بہادری

صرف فوجی ملکہ کی وجہ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ آج کشمیری بزدل سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں فوجی ملکہ نہیں رہا۔ لیکن کسی وقت یہی قوم اتنی بہادر تھی۔ کہ محمود غزنوی نے ہندوستان پر جتنے حملے کئے۔ ان میں سے صرف دو میں اسے شکست ہوئی۔ اور یہ دونوں وہی تھے جو کشمیر پر کئے گئے۔ گویا کسی زمانہ میں اس قوم نے وہ کام کیا۔ جو ہندوستان بھر میں کوئی اور قوم نہ کر سکی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ جب اسے جنگی کاموں سے الگ کر دیا گیا۔ اور اس میں فوجی ملکہ نہ رہا۔ تو یہی بزدل ہو گئی اور آج یہ حالت ہے۔ کہ اگر کوئی پنجابی کوئی بزدلی کا کام کرے تو کہتے ہیں چل کشمیری۔ تو قوموں میں جب

فوجی ملکہ

نہیں رہتا تو وہ بزدل ہو جاتی ہیں۔ عربوں نے ایک زمانہ میں کتنا کام کیا تھا۔ مگر اب ان میں وہ بہادری نہیں۔ اب کہتے ہیں کہ عرب بڑا لڑنے والا ہے مگر جب تک خون نہ بہے اور وہ لڑائی کوشش ہے جس میں خون نہ بہے پہلے یہی عرب کس طرح تلواروں سے کھیلتے تھے مگر اب خون کا بہنا بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح ہم ہندوستانی بھی بدقسمتی سے ایک ایسے نظام کے نیچے آ گئے۔ کہ ہمارے حاکموں نے اس بات کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ اور اب

ہندوستانیوں کو فوجی معاملات سے علیحدہ رکھا

اور یہی چیز آج ان کے لئے وبال بن رہی ہے۔ پہلے تو ان کو خیال تھا۔ کہ اگر ہندوستانیوں نے جنگی فنون سیکھ لئے۔ تو بغاوت کر دیں گے مگر آج ان کے دل حسرت کے ساتھ اپنی غلطی کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ان کو

فوجی فنون سے واقفیت

ہوتی تو ہمارے کام آ سکتے۔ چین کی آبادی زیادہ ہے۔ اور وہ جنگی فنون سے واقف ہیں۔ اس لئے اس نے جاپان کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ اس کی آبادی چالیس کروڑ ہے۔ دشمن ایک لاکھ مار دے گا۔ دو لاکھ چار لاکھ دس لاکھ مار دے گا۔ آخر کتنے مارے گا۔ اس کی آبادی چونکہ زیادہ ہے۔ اس لئے وہ اور فوج میدان میں لے آتے ہیں۔ تو اگر انگریزوں نے ہندوستانیوں کو بھی جنگ سے واقف کیا ہوتا تو

جاپان حملہ کی کبھی جرأت بھی نہ کر سکتا

اور اب تو خطرہ ہے کہ جاپانی آ گئے۔ تو ہندوستان میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے انگریزوں کی طرف سے یہ اعلان کئے جاتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں نو دس لاکھ فوج بھرتی کی گئی ہے۔ مگر اتنی فوج کے لئے سامان کہاں سے آئے گا۔ اس فوج میں بعض سپاہیوں کے پاس

چالیس چالیس سال کی پرانی بندوقیں

ہیں۔ اور بعض کے پاس تو صرف ڈنڈے ہیں۔ بلکہ سب کے لئے وردیاں بھی نہیں اور وہ تہ بند باندھ کر ہی پریڈ کرتے ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے بہادر بھی ہیں۔ کہ ایک دوست سامنے بیٹھے ہیں۔ ان کو دیکھ کر مجھے یاد آ گیا۔ انہوں نے سنایا کہ ہماری ریاست سے فوج بھرتی ہو کر گئی ہے جس دن وہ روانہ ہوئی سٹیشن پر بڑا ہجوم تھا۔ ان کے بیوی بچے بھی آئے ہوئے تھے۔ اور عجیب نظارہ تھا۔ کہ ریل کی کھڑکیوں میں سے ایک طرف سپاہی سر نکال کر دھاڑیں مار کر رو رہے تھے۔ تو دوسری طرف ان کے بیوی بچوں نے چیخ پکار شروع کر رکھی تھی۔ ایسے لوگ جنگ میں کیا کر سکتے ہیں۔ وہ تو وہی کچھ کر سکتے ہیں جو کہتے ہیں کشمیریوں نے کیا تھا کہتے ہیں مہاراجہ کشمیر نے کشمیریوں کی ایک فوج تیار کی۔ اور اسے دشمن کے ساتھ

مقابلہ کے لئے

بھیجا۔ ان کے افسر واپس مہاراجہ صاحب کے پاس آئے۔ اور کہا کہ ہم لڑائی پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ مگر ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ مہاراجہ نے سمجھا کہ شائد کہیں گے کہ تنخواہ میں اضافہ ہونا چاہیئے یا کوئی اور حق طلب کریں گے۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ پٹھانوں سے مقابلہ ہے۔ سنا ہے وہ بڑے سخت لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ

پہرے کا انتظام

ہونا ضروری ہے۔ اسی دن سے اس قوم کو فوج میں بھرتی کرنا بند کر دیا گیا۔ تو مقابلہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ لڑنے والوں کے دل ہوں ہاتھ ہوں۔ دماغ ہوں۔ اور سامان ہو پھر قومیں لڑ سکتی ہیں۔ صرف کسی ملک کی آبادی زیادہ ہونا کافی نہیں اور صرف آبادی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے کوئی ملک نہیں لڑ سکتا تو حالات ایسے خطرناک ہو گئے ہیں۔ کہ ہندوستان کو بالعموم اور ہماری جماعت کو بالخصوص اس طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ اس

جنگ کا تعلق ہماری جماعت سے خاص

معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے واقعات مجھے خوابوں میں بتاتا رہتا ہے۔ اگر کوئی تعلق نہ ہوتا۔ تو پھر ان خبروں کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے پچھلے سال بھی اپنا ایک سال کا پرانا

خواب

سنایا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو تالاب ہے۔ اس میں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر بظاہر چند آدمی رسہ کشی کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے اگر یہ جنگ یونان تک پہونچ گئی۔ تو اس کے بعد حالات یکدم متغیر ہوں گے۔ اور جنگ بہت اہم ہو جائے گی۔ دیکھ لو جب جنگ یونان تک پہونچی۔ تو دنیا میں کتنے تغیرات ہوئے۔ روس کا جنگ میں شامل ہونا۔ کریٹ کا فتح ہونا۔ عراق میں بغاوت۔ ایران میں انقلاب۔ امریکہ کا زیادہ سرگرمی کے ساتھ دخل دینا۔ یہ سب واقعات اس کے بعد ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ یکدم اعلان ہوا ہے۔ کہ

امریکہ کی فوج

ملک میں داخل ہو گئی ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ امریکہ کی فوج بعض انگریزی علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ مگر وہ انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں روکاوٹ نہیں کرتی۔ اس خواب کا ایک پہلو تو وہ تھا۔ کہ بعض انگریزی جزیروں میں امریکنوں نے اپنے لئے فوجی اڈے حاصل کئے تھے۔ مگر ایک پہلو اس کا اب ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ امریکن حکومت بھی انگریزوں کے ساتھ مل کر برسر جنگ ہے۔ اور اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ بالکل ممکن ہے۔ کہ

امریکن فوجوں کو ہندوستان میں بھی لانا پڑے

اور سنگاپور جو پولٹیکل لحاظ سے بہت اہم مقام ہے۔ وہاں امریکن فوجوں کو لانے کا تو فیصلہ ہو چکا ہے۔

پھر مجھے رویا میں دکھایا گیا۔ کہ مارشل پیٹاں کی حکومت بعض ایسی حرکات کر رہی ہے جن سے انگریزوں کو نقصان پہونچ سکتا ہے۔ اور مجھے تشویش پیدا ہوتی ہے۔ کہ انگریز کس طرح مقابلہ کریں گے۔ ان کی تو فرانس کے ساتھ صلح ہے۔ اور ان کے راستہ میں یہ روک ہے۔ کہ اگر اس سے لڑیں تو دنیا کہے گی کہ اپنے اتحادی سے لڑ رہے ہیں۔ اتنے میں آواز آئی۔ کہ

یہ ایک سال کی بات ہے

اصل بات یہ تھی۔ کہ پہلے چونکہ فرانس کے ساتھ انگریزوں کی دوستی تھی۔ اس لئے وہ پرانی دوستی کی وجہ سے اس پر حملہ نہ کر سکتے تھے یہ بات نہ تھی۔ کہ فرانس کی طاقت جرمنی سے بھی زیادہ تھی۔ اور انگریز اس سے ڈرتے تھے۔ بلکہ وہ اس وجہ سے اس کا مقابلہ نہ کرنا چاہتے تھے۔ کہ دنیا کہے گی۔ کہ اپنے پرانے دوست پر حملہ کر دیا۔ جب تک کہ ایسے حالات پیدا نہ ہو جاتے۔ کہ ان کے لئے اس کا مقابلہ جائز کہلا سکتا۔ وہ اس کے ساتھ تصادم نہ چاہتے تھے۔ آخر عین ایک سال گذرنے پر عراق کی بغاوت نے وہ حالات پیدا کر دیئے۔ احباب کو یاد ہو گا ۱۹۳۷ء میں میں نے ایک رویا سنایا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ بہت بڑا طوفان آیا ہے۔ اور توپوں کے گولے بھی گر رہے ہیں

میرے ساتھ میری بیویاں بچے بھی ہیں - اس طوفان نے سب چیزوں کو ڈھانپ لیا ہے آخر اس کا زور کم ہوا - اور میں نے ایک دروازہ میں سے نُور کی شعاع دیکھی - اور اپنی ایک بیوی سے کہا - کہ دیکھو - نور نظر آ رہا ہے - اور مجھے جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے بتا چھوڑا تھا - اسی طرح ہوا ہے - اور طوفان دُور ہو گیا ہے - میں نے اس کی تعبیر کی تھی - کہ دُنیا میں کوئی عظیم الشان تباہی غالباً جنگ کی صورت میں آنے والی ہے - اور اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد یہ جنگ شروع ہو گئی تھی ؛

اس وقت مجھے اپنا

ایک پُرانا رویاء

یاد آ گیا - جو غالباً ۱۹۲۲ء میں میں نے دیکھا تھا - میں نے دیکھا تھا - کہ مسجد مبارک کی چھت پر بہت شور ہے - لوگ چیخنے اور رونے ہیں - میں دوڑتا ہوا وہاں گیا - اور لوگوں سے پوچھا - کہ کیا بات ہے - تو کسی نے بتایا - کہ قیامت آ گئی - مغرب کا وقت ہے - اور کوئی سُورج کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے - کہ وُہ دیکھو - سُورج مشرق کی طرف سے واپس آ رہا ہے - اور یہ علامت قیامت کی ہے - کہ سُورج مغرب میں جانے کے بعد واپس لوٹ آیا ہے - میں بھی گھبراتا تو ہوں - مگر سمجھتا ہوں - کہ یہ قیامت نہیں ہے - وہاں میں نے دیکھا - کہ بھائی عبدالرحیم صاحب ٹہل رہے ہیں - اور وُہ بھی کہہ رہے ہیں - کہ قیامت آ گئی - مگر مجھے یکدم کچھ خیال آیا - اور میں ان سے کہتا ہوں - کہ

سُورج کا مغرب سے واپس لوٹنا

بھی بے شک قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت تو ہے - مگر اس کے ساتھ بعض اور شرطیں بھی ہیں - اور وُہ اس وقت ظاہر نہیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ سُورج کا مغرب سے اس وقت کا طلوع قیامت کی علامت نہیں ہے - میں نے جونہی یہ کہا سُورج یک دم ٹھہرا - اور پھر واپس ہونا شروع ہو گیا اس سے میں سمجھتا ہُوں - کہ یہ فتنہ جو مغرب سے اٹھا ہے - اور جو قیامت کا ایک نمونہ ہے - امید ہے - کہ اللہ تعالیٰ اسے دُور کر دے گا -

اسی طرح

ایک اور خواب

میں نے پچھلے سال دیکھا تھا - جس کا دُوسرا حصہ اب پُورا ہوا ہے - میں شملہ میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے مکان پر تھا - کہ میں نے خواب دیکھا - کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک بڑا ہال ہے - جس کی سیڑھیاں بھی ہیں - مگر میں سمجھتا ہوں - کہ یہ بہت بڑا ملک ہے - مگر نظر ہال آتا ہے - میں دیکھتا ہوں - کہ سیڑھیوں میں سے اٹلی کی فوج لڑتی آ رہی ہے - اور انگریزی فوج دبتی چلی جا رہی ہے - یہاں تک کہ اطالوی فوج ہال کے کنارے تک پہونچ گئی - جہاں سے میں سمجھتا ہوں - کہ انگریزی علاقہ شروع ہوتا ہے - اور یوں معلوم ہوتا ہے - کہ

قادیان نزدیک ہی ہے

اور میں بھاگ کر یہاں آیا ہُوں - مجھے میاں بشیر احمد صاحب ملے ہیں - میں ان سے اور بعض اور دوستوں سے کہتا ہوں - کہ اٹلی کی فوج انگریزی فوج کو دباتی چلی آ رہی ہے - اگرچہ ہماری صحت اور بینائی وغیرہ ایسی تو نہیں - کہ فوج میں باقاعدہ بھرتی ہو سکیں - مگر بندوقیں ہمارے پاس ہیں - آؤ ہم لے کر چلیں - دور کھڑے ہو کر ہی فائر کریں گے - چنانچہ ہم جاتے ہیں - اور دُور کھڑے ہو کر فائر کرتے ہیں - اتنے میں مَیں نے دیکھا - کہ

انگریزی فوج اٹلی والوں کو دبانے لگی ہے

اور اس نے پھر انہی سیڑھیوں پر واپس چڑھنا شروع کر دیا ہے - جن پر سے وُہ اتری تھی - اس وقت میں دل میں سمجھتا ہُوں - کہ دو - تین بار اسی طرح ہوا ہے - چنانچہ

یہ خواب لیبیا میں پورا ہو چکا

ہے - جہاں پہلے دُشمن مصر کی سرحد تک پہنچ گیا تھا - مگر انگریزوں نے پھر اسے پیچھے ہٹا دیا - پھر دشمن نے انگریزوں کو پیچھے ہٹا دیا - اور اب پھر انگریزوں نے ان کو پیچھے ہٹا دیا ہے اور یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی مثال کہیں تاریخ میں نہیں ملتی - کہ چار دفعہ ایسا ہُوا ہو - کہ پہلے ایک قوم دوسری کو ایک سرے سے باتی ہُوئی دوسرے سرے تک جا پہونچی ہو - اور پھر وُہ اسے دبا کر اسی سر تک لے گئی ہو - اور ایک مرتبہ پھر وُہ اسے دبا کر وہیں پہونچا آئی ہو - اور چوتھی دفعہ پھر وُہ اسے دبا کر واپس لے گئی ہو ؛

تو یہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں

ہیں - جو اس جنگ کے متعلق مجھے وقتاً فوقتاً دی جاتی ہیں - اور ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس جنگ کے ساتھ ہماری جماعت کا کوئی خاص تعلق ہے - ورنہ ان کی ضرورت نہ تھی ؛

قابلِ توجہ اُمراء و پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے احمدیہ

نظارت ھذا کو افسوس کے ساتھ اس امر کے اعلان کی ضرورت پیش آئی ہے - کہ اکثر جماعتیں اپنے کام متعلق تعلیم و تربیت کے بارہ میں ماہوار رپورٹ بھجوانے میں تساہل سے کام لیتی ہیں - اور بعض جماعتیں ایسی ہیں - کہ ان کے عُہدہ داران نے کبھی بھی اپنے کام کی رپورٹ نظارت ھذا میں نہیں بھیجی ؛

اب نظارت ہذا اس صورت حالات کی اصلاح کے مدنظر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوئی ہے - کہ آئندہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اگر کسی جماعت کی طرف سے سابقہ ماہ کی ماہ وار رپورٹ باقاعدہ نہ آئی - تو ان جماعتوں کے نام بطور اطلاع اخبار میں شائع کیا جایا کریں گے - جماعتی عُہدے کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں - نہ کہ صرف اعزاز حاصل کرنے کی غرض سے - نظارت ہذا امید کرتی ہے - کہ جُملہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اس امر کی طرف پُوری توجہ کریں گے ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف ایام

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت جماعتوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی ہے - اور تعلیم و تربیت کی اہمیت اس کے نام سے ظاہر ہے - چونکہ تعلیم و تربیت کی درستی کے ساتھ سلسلہ کے تمام شعبہ جات کے کام آسان ہو جاتے ہیں - اس لئے احباب جماعت کو اس کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے - وُہ احباب جو اس کام میں حصہ لے سکتے ہیں - وُہ کم از کم پندرہ دن وقف کر کے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں - تاکہ ان کو ایسی جماعتوں میں لگایا جا سکے - جو قدرے سست واقعہ ہوئی ہیں - یہ ایک نہایت اہم کام ہے - اور احباب کی فوری توجہ کا محتاج ہے - قادیان کے احباب اور بیرونی جماعتوں کے احباب علے الترتیب ایک ہفتہ اور دو ہفتہ تک درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان "لیکچر لاہور"

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے - مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "لیکچر لاہور" کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ - ۸ - تبلیغ (فروری) کو ہوگا - یہ کتاب نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہے - جن سے ہر احمدی کا واقف ہونا ازبس ضروری ہے - اس لئے تمام خواندہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے - کہ وُہ اس امتحان میں ضرور شریک ہوں ؛

قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں التماس ہے - کہ وُہ اس امتحان میں شمولیت کے لئے پُر زور تحریک کریں - اور امیدواروں کی فہرستیں جلد از جلد مرتب فرما کر معہ چندہ داخلہ بحساب ایک آنہ فی کس ارسال فرمائیں - کتاب بک ڈپو تالیف و اشاعت سے ۲ - آنے فی کتاب کے حساب سے خریدی جا سکتی ہے - خاکسار عبد اللطیف - مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ -

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک سوال کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء میں ایک مضمون "تمام احمدی جماعتوں اور افراد سے ایک سوال" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ پھر اسے اشتہار کی صورت میں طبع کرا کر تقسیم کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک یہ ایک ناقابل حل سوال ہے۔ مولوی صاحب نے ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۵۲ سے مندرجہ ذیل فقرہ نقل کیا ہے۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی"۔

مولوی صاحب صرف اتنی عبارت نقل کر کے پوچھتے ہیں۔ "احمدی لوگ بتائیں کہ مرزا صاحب متوفی نے جو یہ حدیث لکھی ہوئی ہے۔ یہ کہاں ہے ...... اگر اس مضمون کی کوئی حدیث ہے تو پتہ بتائیں۔ اگر حدیث کا پتہ نہ بتا سکیں تو یہ بتائیں۔ کہ مرزا صاحب اس کو حدیث کہنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک کس جزا کے مستحق ہیں"۔ (اہلحدیث ۲۶ دسمبر)

مولوی صاحب کے سوال کا خلاصہ تو صرف اسی قدر ہے۔ کہ مندرجہ بالا مضمون کی حدیث کا حوالہ بتایا جائے۔ میں اصل حوالہ پیش کرنے سے پہلے ازالہ اوہام سے پورا اقتباس درج کرنا چاہتا ہوں۔ تا ظاہر ہو سکے۔ کہ مولوی صاحب نے اس انوکھے سوال کے پیدا کرنے میں کس دیانتداری سے کام لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائیگی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی بناء پر اکثر علماء خضر اسی طرف گئے ہیں۔ کہ خضر بھی فوت ہو گیا۔ کیونکہ مخبر صادق کے کلام میں کذب جائز نہیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے علماء نے اس قیامت سے بھی مسیح کو باہر رکھ لیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۲)

یہ اقتباس بالبداہت بتا رہا ہے۔ کہ جس حدیث کو محل استدلال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قیامت سے مراد قیامت صغریٰ یا شخصی ہے قیامت کبریٰ نہیں۔ اس جگہ قیامت کا مطلب یہ ہے کہ "سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا"۔ پس یہ حدیث وفات مسیح کی واضح دلیل ہے یعنی اگر بالفرض حضرت مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک زندہ بھی تھے۔ تب بھی اس حدیث نبوی کے مطابق سو برس کے عرصہ میں ان پر قیامت آ چکی۔ اور وہ فوت ہو گئے۔

مولوی صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۲ والی حدیث کا حوالہ طلب کیا ہے سو جواباً عرض ہے۔ کہ

(۱) عن ابی سعید قال لما رجعنا من تبوك سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال متی الساعة فقال لا یأتی علی الناس مائة سنة وعلی ظهر الارض نفس منفوسة الیوم۔ ترجمہ۔ ابو سعید رضؓ کہتے ہیں۔ کہ جب ہم جنگ تبوک سے واپس لوٹے تو ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تمام بنی آدم پر سو سال نہ گزرے گا۔ مگر آج کے زندوں میں سے کوئی روئے زمین پر نہ ہوگا۔ (معجم صغیر طبرانی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی صفحہ ۱۵)

(۲) عن عبد اللہ ابن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلة صلاة العشاء فی اخر حیاته فلما سلم قام فقال ارأیتکم لیلتکم هذه علی رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد۔ (ترجمہ) حضرت ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک دفعہ عشاء کی نماز پڑھا کر فرمایا۔ کہ آج کی رات سے آئندہ سو سال گزرنے تک ان تمام پر موت وارد ہو جائے گی جو روئے زمین پر موجود ہیں (جامع ترمذی کتاب الفتن جلد ۲ صفحہ ۴۹)

(۳) "آنحضرت فداہ ابی وامی نے فوت ہونے وقت فرمایا تھا۔ کہ جو جاندار زمین پر ہیں۔ آج سے سو سال تک کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا" (تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

(۴) "حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ اس وقت جتنے لوگ دنیا میں زندہ تھے۔ ان کی بابت فرمایا۔ کہ سو سال تک ایک بھی نہ رہے گا"

(اخبار اہلحدیث ۶ نومبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۳)

ان چاروں حوالہ جات سے مطلوبہ حدیث کا ثبوت ایسا مکمل پیش کیا گیا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے گنجائش انکار نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت کے پورے اقتباس میں مذکور ہے کہ اس حدیث کا اشارہ اس طرف تھا۔ کہ لوگوں کی عمریں سو برس سے متجاوز نہ ہوا کرینگی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے جامع ترمذی کے حاشیہ پر بھی لکھا ہے۔ ان الغالب علی اعمارھم ان لا تتجاوز ذالك الامد الذی اشار الیه صلی اللہ علیه وآله وسلم فیکون قیامة اهل ذالك العصر قد قامت

ترجمہ۔ ان کی عمروں کے لئے غالب امر یہی تھا کہ وہ اس مدت سے تجاوز نہ کریں۔ جس کا اشارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا تب اس زمانہ کے تمام لوگوں پر قیامت آ گئی۔ (حاشیہ ترمذی ابواب الفتن مطبع مجتبائی دہلی جلد ۲ صفحہ ۴۹)

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

لائل پور

شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت لائل پور تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ فتح میں ۷۰ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی گئی۔ بعض دوست لائبریری میں تشریف لا کر مطالعہ کرتے رہے اور ان میں سے بعض مطالعہ کے لئے کتابیں لے گئے۔ ہندی۔ گورمکھی اور اردو کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جس کو پڑھ کر بعض نے مزید لٹریچر کی خواہش کی۔

انبالہ

میاں محمد مستقیم صاحب انبالہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ فتح میں سب احباب جماعت نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو خوب غور سے سنا۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے چاہے۔ بعض نے مطالعہ کے لئے کتب لیں۔ مختلف مضامین کے تبلیغی اشتہار تقسیم کئے گئے جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ان کو پڑھ کر بعض نے مزید لٹریچر طلب کیا۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

قادیان میں بھرتی کا دن

۲۷ جنوری ۱۹۴۲ء صبح دس بجے گیسٹ ہاؤس (دارالانوار) میں ہر قسم کے کاریگروں۔ مختلف گریڈ کے کلرکوں ٹیکنیکل سکول کے امیدواروں اور عام فوج کی بھرتی ہوگی۔ میں اس اعلان کے ذریعہ بیرونی جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کے علاقہ میں جو دوست بھرتی ہونے والے ہوں۔ وہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۲ء تک قادیان پہونچ جائیں۔ اور قادیان پہنچ کر مجھ سے مل لیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ متھرا اور جماعت دانا کیمپ سے عرصہ سے بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آیا۔ اور نہ ہی کوئی چندہ وصول ہوا ہے۔ اگر ان جگہوں میں کوئی احمدی دوست ہوں۔ یا کسی اور دوست کو وہاں کے کسی دوست کا علم ہو۔ تو ان کے پتہ سے براہ مہربانی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

تقرر سیکرٹری مال } آئندہ کے لئے شیخ محمد حسین صاحب کی جگہ سید محمد حسین شاہ صاحب کو سیکرٹری مال دارالفضل مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

جلسہ ہائے یوم پیشوایانِ مذاہب

یوم پیشوایانِ مذاہب قریباً ہر جماعت نے اپنی اپنی جگہ شاندار طریق سے منایا۔ مگر رپورٹیں بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے شائع نہیں کی جا سکیں۔ ذیل میں چند بقیہ رپورٹوں سے مختصر اقتباس جلسوں کی نوعیت کے اظہار کے لئے دیا جاتا ہے:۔

کلکتہ

یوم پیشوایان مذاہب ۷ ردسمبر کو نہایت شاندار طریق پر منایا گیا۔ اور بہت ہی کامیاب رہا۔ مختلف مذاہب کے احباب تشریف لائے تھے مسٹر چیٹر جی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ سلسلہ احمدیہ اور رام کرشنا مشن کی متفقہ جدوجہد پر ہی ہندوستان کی دو زبردست قومیں ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد کا انحصار ہے۔ جناب لیسواکس صاحب نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی خوبیاں ظاہر کیں۔ جناب سوامی انگا نندا نے جماعت احمدیہ کی مختلف قوموں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی بہت تعریف کی۔ آخر میں مولوی ابوالہاشم خان و مسٹر دولت خان خادم صاحب نے بھی تقریریں فرمائیں۔

گوجرانوالہ

مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں ۷ ردسمبر کو جلسہ یوم پیشوایان مذاہب بہت کامیابی سے منایا گیا۔ غیر مسلم اصحاب بھی کثرت سے شامل تھے غیر مسلم احباب میں سے جناب منشی طالب الماس صاحب۔ جناب سردار نہال سنگھ صاحب۔ جناب ڈاکٹر دیجے کمار صاحب۔ جناب لالہ بہاری لال صاحب نے تقریریں فرمائیں۔

لائل پور

۱۴ ردسمبر کو بمقام لائل پور یوم پیشوایانِ مذاہب منایا گیا۔ سیس گپتا صاحب صدر جلسہ تھے۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بتلائی۔ پروفیسر ہنسراج صاحب نے رامچندر جی کے حالات بیان فرمائے۔ پروفیسر موتی رام صاحب نے حضرت کرشن کی خوبیوں کا ذکر کیا۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت بیان کی۔ جناب سادھو سروپ سنگھ صاحب نے گورو نانک جی کی زندگی کے حالات بیان کئے پنڈت پرس رام صاحب نے حضرت کرشن کے حالات پر روشنی ڈالی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ پروفیسر گیانی لال سنگھ صاحب نے بھی حضرت بابا نانک کے حالات پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے لوگوں کو آپس میں محبت سے رہنے کی تلقین کی۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع امسال ماہ اکتوبر (اخاء) میں دسہرے کی تعطیلات میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز امید ہے کہ وہ احباب جو پچھلے سال اس لئے سالانہ اجتماع میں شریک نہ ہو سکے تھے کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے قریب ہی منعقد کیا گیا تھا۔ اس سال پوری تعداد میں سہولت کے ساتھ شریک ہو سکیں گے۔

(جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۲۹ ؍ ۱۲ ؍ ۴۱ کو میرے لڑکے مولوی صدرالدین صاحب مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید کا نکاح آمنہ بیگم صاحبہ بنت مولوی نظام الدین صاحب ساکن چک نمبر ۱۰۱ ریاست بہاولپور کے ساتھ ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ (خاکسار مستری خیرالدین ساکن قادر آباد محلہ قادیان) (۲) میرے بھتیجے میاں محمد حسین صاحب تحسین ابن میاں محمد الدین صاحب مرحوم کا نکاح مسماۃ غلام فاطمہ بنت میاں خوشی محمد صاحب محلہ دارالسعت کے ساتھ ۵ ؍جنوری کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ (خاکسار احمد الدین [illegible] قادیان)

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غیر مبایعین

اس سے پہلے دو قسطوں میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ کس طرح جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ کی نبوت کا اقرار کیا۔ اور کس طرح آپ کی تائید میں ریویو آف ریلیجنز میں بار بار مضامین لکھے۔ مگر جب اختلافات شروع ہوئے۔ تو پھر سرے ہی سے نبوت کا انکار شروع کر دیا۔

اب میں پہلے مولوی محمد علی صاحب کی ان تحریرات متعلقہ مسئلہ نبوت کے اقتباسات درج کرنا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لکھیں۔ اور پھر ان کی بعد کی تحریرات درج کروں گا۔ وباللہ التوفیق

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کا قانون مستمرہ اور سنت جاریہ جو صحیح مذہبی تاریخ سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح پر واقع ہوئے ہیں۔ کہ جب کبھی دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے اور دنیا کے مذہبوں میں ایسی طاقت و تاثیر اور قوت جذب اور اعجاز و معجزہ نمائی اور زور دار براہین نہیں رہتیں۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ کمال فضل و رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ کہ جس کے مقدم خیر سے مذہب حقہ میں نئی زندگی کی روح نفوذ پاتی ہے۔ اور مرجھائے ہوئے نخل ایمان پھر تر و تازہ ہو جاتے ہیں۔

اسی قانون کے مطابق اللہ تعالےٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا ہے۔ پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی مذہب پر اس قسم کی موت وارد ہوئی۔ جسکو تیرہ سو برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریبًا ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے۔ جس کا نام نامی حضرت میرزا غلام احمد صاحب ہے۔"

(ریویو جلد ۶ نمبر ۵)

اس تحریر میں مولوی محمد علی صاحب نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الواقعہ رسل اور انبیاءؑ میں شامل ہیں۔ اور سنت اللہ کے مطابق مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء آتے رہے ہیں۔ مگر گذشتہ انیس سو سال میں صرف تین نبی آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

مگر اختلاف کے بعد انہی مولوی محمد علی صاحب نے لکھا:۔

"میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی ہی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں مانتے۔ تو میرے نزدیک یہ بڑی خطرناک راہ ہے۔ اور تم خطرناک غلطی کے مرتکب ہوئے ہو"

(پیغام جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

پھر لکھتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہی جزئی نبوت قرار پائیگی۔ جس میں اس امت کے دوسرے اولیاء بھی شریک ہیں نہ وہ نبوت کاملہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کے پہلے انبیاء کو ملی"۔

(تمہید النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱)

افسوس مولوی صاحب کہاں سے کہاں چلے گئے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جبکہ مولوی صاحب اپنے مضامین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دیتے تھے۔ مگر آج یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی جزئی نبوت حاصل ہے جس میں اس امت کے دوسرے اولیاء بھی شریک ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"چند روز ہوئے۔ کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اسی ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ سو اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی

"اخبار پانی کا رنگ رکھتے ہیں اسلئے انکا مطالعہ ضروری ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کے کم سے کم پانچہزار خریدار ہونے چاہئیں۔

ہم ان تمام احمدی احباب کو جو الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں مگر اسے نہیں خریدتے حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ الفضل کی خریداری قبول فرما کر اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرینگے الفضل کا خریدنا اور اسے پڑھنا کسقدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے فرما سکتے ہیں۔ فرمایا:۔

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر ان پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائے۔ تو وہ دیکھ کر کہے۔ کہ اچھا خانصاحب: آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سنکر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے۔ گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ تو ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دوہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیز ہیں۔ بلکہ ان کی اولاد در اولاد کے لئے بھی ضروری ہیں"۔

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپے اور الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ اڑہائی روپے ہے

منیجر الفضل قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۸۹۰ء کے انڈین ریلویز ایکٹ ۹ کی دفعات ۵۵ اور ۵۶ کے ماتحت بذریعہ اشتہار ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل تاریخوں پر روزانہ صبح دس بجے (سوائے چھٹی کے دنوں کے) وہ چیزیں جن کا کوئی دعویدار نہیں۔ اور وہ پارسل گمشدہ پارسل اور دیگر گمشدہ اشیاء جو چھ ماہ اور اس سے زائد عرصہ سے پڑی ہیں فروخت کرنے کے لئے نیلام ہوا کرے گا۔

۱۔ ۲ فروری ۱۹۴۲ء سے ۳ فروری ۱۹۴۲ء تک:۔ شالامار روڈ لاہور پر ٹرانزٹ شیڈ کے قریب لاسٹ پراپرٹی گڈز سیکشن میں مال کے بنڈل۔

۲۔ ۴ فروری ۱۹۴۲ء سے شروع ہو کر آئندہ تاریخوں میں:۔ لاہور ریلوے اسٹیشن کے قریب لاسٹ پراپرٹی آفس میں پارسل اور گمشدہ مال۔

نیلام ہونے والی اشیاء مختصراً ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔ نئے اور پرانے کپڑے۔ بستر۔ ٹرنک۔ چھاتے۔ گھڑیاں۔ سائیکل۔ اشیاء خوردنی۔ لوہے کا سامان۔ شلا سی۔ آئی کے پہیئے فٹنگز۔ لوہے کی تار۔ لکڑی کا سامان مثلاً پائے چارپائیاں لکڑی کے بکس ہل اور لکڑی کا فرنیچر۔ اچار تیل۔ مربہ۔ گلقند۔ خالی ٹین۔ خالی ڈرم۔ زنگ۔ گھی۔ زمزم کا پانی۔ سرکہ۔ املی منقی۔ ملکی ادویات۔ سرخ مٹی۔ ویٹنگ۔ جگری۔ زیرہ۔ بنولے۔ گندم۔ تمباکو۔ سوجی۔ چاول۔ جوار۔ شورہ۔ سرلشی خالی بوریاں۔ خالی ٹوکریاں۔ کانچ کی چوڑیاں۔ جوتے۔ سٹرا کورز چھپی مصنوعات۔ پیرس کا پلستر۔ بیٹریاں۔ جھوٹی سلک (تنگرا) کھجور کے پات۔ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ چپلیاں سلیپر۔ ربڑ کی ٹیوبیں۔ ٹرالی کا چھاتا۔ شربت۔ تانبے والی دوائیات۔ اخروٹ۔ روشنائی مشینوں کے پرزے سائیکل کی اشیاء پرانے موٹر ٹائر۔ کانچ کی چمنیاں۔ دھوڑیاں بجلی کے شیڈ۔ بنچ کا بان۔ چائے۔ چمڑہ۔ کوئلہ۔ دوتہیں۔ کپڑوں کا موٹا کیس کھیل کا سامان۔ بٹ پیپرز۔ چائے کے نمونے۔ کپڑے کے نمونے۔ کپڑا چھتریاں چمڑے کا پٹہ۔ شیشے کے نمونے۔ مٹی کے سانچے۔ ای-پی-این۔ ایس گڈز۔ ادویات۔ کوئلے کی ٹکیاں۔ سن کا بان۔ سائیکلوں کے فریم۔ کتابیں۔ رسالے۔ اخبار۔ اشتہاری اشیاء۔ نام پنسل کے ٹکڑے۔ فہرستیں۔ امتحانوں کے پرچے وغیرہ وغیرہ

۳۰ روپے سے زائد قیمت کے مال کے بنڈلوں کی فہرست جو چھڑائے نہ گئے۔ تو فروری ۱۹۴۲ء میں فروخت کر دئے جائیں گے

انوائس نمبر	تاریخ	اسٹیشن جہاں سے چلے	اسٹیشن جہاں پہنچے	مال کی کیفیت	بھیجنے والے کا نام	جس کو بھیجا گیا اس کا نام
۴۲/۱۰۰۰	۴ ۱۲/۴۱	بیلن گنج	سہارنپور	۱۰ کیس جوتوں کا	امپیریل بوٹ ہاؤس	خود
۱۱/۴۵۱	۲۴ ۱۲/۴۱	ایل-پی-او لاہور	خیرپور میرس	۵ بنڈل بیڑیوں کے	سپرنٹنڈنٹ ایل-پی-او	رام ناتھ
۷/۶۸۲	۱۷ ۱۲/۴۱	ہوڑہ	ملک وال	ایک کیس سلیپرز	گلزاری اینڈ کو	خود
۳۷/۵۵۶	۸ ۱۲/۴۱	ہوڑہ	جالندھر شہر	ایک کیس ربڑ کے جوتوں کا	آر-بی-جون	خود
۱۱۰/۲۶۶	۱۷ ۱۲/۴۱	لاہور ایس-پی	کراچی شہر	۵ کیس شربت	ڈکر پال	خود
۷/۹۵۱۱	۵ ۱/۴۲	سیالکوٹ	یونیورسٹی اے	ایک کیس قفلوں کا	ہٹل ورکس	خود
۸۱	۲۳ ۱۲/۴۱	کانپور سنٹرل	لائل پور	ایک کیس چپلیوں کا	پرکاش چپل	خود
۲/۲۶۳	۱۱ ۱/۴۲	ہوڑہ	کوٹ نجیب	ایک بنڈل چمڑے کا	کے-ایم نیو لیدر سٹور	خود

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بٹیویا۔ ۱۴ رجنوری۔ جنرل ویول کے اپنے نئے ہیڈکوارٹر میں پہنچنے کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کی فوجوں نے جاپانیوں کے خلاف جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور ساراواک کی سرحد پر فوجی کارروائی شروع کر دی ہے۔ ڈچ ہوائی جہازوں نے جنوبی فلپائن میں دشمن کے ایک سمندری اڈے پر بم برسائے۔ تاراکان کے جنوب میں چودہ مال لے جانے والے جہازوں پر بم باری کی گئی۔ ساراواک اور بورنیو کی سرحد پر تصادم میں اٹھارہ جاپانی مارے گئے۔ جنرل ویول کے ساتھ ان کا سٹاف اور سیکنڈ کمانڈر بھی ہے۔

رنگون۔ ۱۴ رفروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل مولمین اور تواتے پر ہوائی حملوں کا الارم ہوا۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے جنوبی برما کے بعض شہروں پر بھی حملے کئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے سیام کے جاپانی اڈوں پر بم باری جاری رکھی۔ رنگون میں مزید طیارہ شکن توپیں پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۵ جنوری۔ رائٹر کا بیان ہے۔ کہ ماسکو کے برطانی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس لنڈن واپس آ رہے ہیں۔ جہاں وہ سیاسیات میں سرگرم حصہ لیں گے۔ اس بات کا بھی بھاری امکان ہے کہ سر موصوف شاید ہندوستان میں آئیں۔ تا یہاں ڈیڈلاک کو ختم کیا جا سکے۔

لنڈن۔ ۱۵ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فرانسیسی ساحل پر وسیع پیمانہ پر فوجی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور جوں جوں بہار کا موسم قریب آ رہا ہے۔ انگلستان پر حملہ کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔ اخبار نیوز کرانیکل کی اطلاع ہے کہ روس میں شکستوں کے باوجود جرمنی کی جارحانہ قوت ابھی تباہ نہیں ہوئی۔ اور وہ انگلستان پر ضرب لگانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

لنڈن۔ ۱۴ رجنوری۔ وسطی مشرق میں اتحادی فتوحات سے محوریوں کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں اتحادی فوجیں اٹلی پر حملہ نہ کر دیں۔ اس خطرہ کے انسداد کے لئے اٹلی میں ساڑھے سات لاکھ جرمن فوج جمع کر دی گئی ہے۔ اور صرف روم میں اسّی ہزار نازی سپاہ موجود ہے۔ لوگوں کے اضطراب کو دُور کرنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ چار لاکھ اطالوی فوج بھی جرمنی میں موجود ہے۔

ملبورن۔ ۱۴ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا نے براہ راست امریکہ سے بات چیت شروع کر دی ہے۔ یہ طریق نوآبادیاتی دستور کے خلاف ہے۔ نوآبادیات سمندر پار کے متعلق معاملات میں ہمیشہ لنڈن کی وساطت سے بات چیت کرتی ہیں۔

لاہور۔ ۱۴ رجنوری۔ آج ہڑتال کا چھٹا روز ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دودھ۔ دہی اور کتب فروشوں بلکہ درزیوں تک نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ آج سٹی مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں اس بارہ میں کانفرنس ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہڑتالی دوکانداروں کے نام نوٹ کرے۔ چنانچہ پولیس نے کام شروع کر دیا ہے۔ اور بھی بہت سے شہروں میں مکمل ہڑتال ہے۔

دہلی۔ ۱۴ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند عنایت اللہ صاحب مشرقی خاکسار لیڈر کی رہائی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ دونوں میں کوئی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

لنڈن۔ ۱۴ رجنوری۔ سٹاک ہالم کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس اور فن لینڈ میں صلح کے آثار اب بالکل نمایاں ہیں۔ ابتدائی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ فن لینڈ کے سابق وزیر اعظم بعض تجاویز لے کر ماسکو جا رہے ہیں۔ وہاں دونوں ملکوں کے نمایندوں کی کانفرنس ہوگی

سٹاک ہالم۔ ۱۴ رجنوری۔ سویڈن کے اخبارات کی اطلاع ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ میں بھاری تبدیلیاں رونما ہونیوالی ہیں۔ جرمن فوج میں بھرتی بھی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ اب اہم فوجی سرگرمیوں کی تیاریاں کیجا رہی ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کہ جرمن ہائی کمانڈ میں ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔

واردھا۔ ۱۴ رجنوری۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اس ہمیشہ بدلنے والی دنیا میں کوئی سیاسی جماعت کسی خاص پروگرام پر کاربند نہیں رہ سکتی۔ متحرک طاقتوں کے درمیان چپ چاپ کھڑے رہنا ناممکن ہے۔ اس لئے ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکے۔ کہ آئندہ کیا کریں۔ ہم حالات کے مطابق رہنمائی کرتے رہینگے۔

لاہور۔ ۱۴ رجنوری۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان دنوں افواہیں پھیلانا بہت خطرناک ہے۔ اس سے لوگوں کے حوصلے پست ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی افواہیں پھیلانے والوں کو گرفتار کر لیا جائیگا

کولمبو۔ ۱۴ رجنوری۔ سیلون کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہماری امداد کے لئے ہندوستان سے فوجیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۴ رجنوری۔ برطانیہ کی وزارت پرواز کے ایک افسر نے ایک بیان میں کہا کہ مجھے یقین ہے۔ کہ اتحادیوں کے خلاف جنگ بند کرنے سے پیشتر ہٹلر برطانیہ پر حملہ کی ضرور کوشش کرے گا۔

دہلی۔ ۱۴ رجنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برما کے ایک روپیہ کے نوٹ جن پر سرخ سیاہی سے نمبر ہوا کریں گے۔ ہندوستان میں سرکاری سکہ کی حیثیت سے منظور کئے جائینگے۔

واردھا۔ ۱۴ رجنوری۔ سوشلسٹ کانگرسیوں نے گاندھی جی سے دیر تک بات چیت کی۔ گاندھی جی نے ان کے سامنے باردولی ریزولیوشن کی تشریح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس سے حکومت کے ساتھ گفت و شنید کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی نے گاندھی جی سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ موجودہ حالات کے ماتحت اپنے تعمیری پروگرام کی تشریح کریں۔

لنڈن۔ ۱۴ رجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ولندیزی حکومت نے جزائر شرق الہند کے تمام جنگی جہاز کروزر۔ تباہ کن اور سرنگیں بچھانے والے جہاز۔ آبدوزیں اور اڑن کشتیاں زیر تعمیر اور تیار شدہ تمام کے تمام بحرالکاہل کی مشترکہ بحری ہائی کمانڈ کے حوالے کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سوریم بادا کی اہم ترین بندرگاہ میں برطانی امریکی اور آسٹریلین جنگی جہاز جمع ہو چکے ہیں۔ سوریم بادا ایسی بندرگاہ ہے۔ جہاں سے امریکہ۔ آسٹریلیا۔ ہندوستان۔ ملایا اور نیوزی لینڈ کو رستے جاتے ہیں۔

دہلی۔ ۱۵ رجنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عراق اور ایران میں برطانیہ اور ہندوستان کی جو فوجیں ہیں۔ ان کی کمانڈ جنرل سر آکن لک کے سپرد کر دی گئی ہے۔ پہلے یہ ہندوستانی کمانڈ کے ماتحت تھی۔ اب گویا مشرق اور مغرب میں ہندوستان کے بیرونی مورچوں کی حفاظت تجربہ کار فوجی جرنیلوں کے سپرد ہو گئی ہے۔

ماسکو ۱۵ رفروری۔ سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب ماسکو کے محاذ پر دشمن کی فوجوں کے پوری طرح گھر جانے کا امکان پیدا ہو چکا ہے۔ سمالنسک بھی اب خطرہ میں ہے ماسکو کے جنوب میں بھی شاندار کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اعلان سب باتوں سے روسیوں کے زبردست جنگی پروگرام کا ثبوت ملتا ہے۔ روسی چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف جرمنوں کو اپنے ملک سے نکال دیں بلکہ ان کی طاقت کو ایسا نقصان پہنچائیں۔ کہ ان کی طرف موسم بہار میں نئے حملہ کا خطرہ نہ رہے۔

سنگاپور ۱۵ رجنوری۔ آج جو سرکاری اعلان ہوا وہ اب تک نہیں مل سکا۔ مگر صبح ریڈیو سے بتایا گیا تھا۔ کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی فلپائن میں جنرل میکارتھر کی فوجوں نے دشمن پر جو کامیاب جوابی حملہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے متعلق بھی تاحال کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

واشنگٹن ۱۵ رجنوری۔ بحری محکمہ نے اپنے جہازوں کو خبردار کیا ہے کہ دشمن ممالک کی آبدوزیں شمالی سے جنوبی کنارے تک